صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 9 مارچ 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 9 مارچ 2016ء 29 جمادی الاول 1437 ہجری 9۔امان 1395 ھش جلد 66-101 نمبر 57

میں غیب کا علم نہیں رکھتا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

تو کہہ دے میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں غیب کا علم رکھتا ہوں اور نہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں اس کے سوا جو میری طرف وحی کی جاتی ہے کسی چیز کی پیروی نہیں کرتا۔

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

۱۷۵۔نشان۔ ایک دفعہ پنڈت شونارائن اگنی ہوتری صاحب ایڈیٹر رسالہ برادر ہند کا ایک خط لاہور سے آنے والا تھا جس میں انہوں نے یہ لکھا تھا کہ میں ...... کے تیسرے حصہ کا ردّ لکھوں گا جس میں الہام ہیں اور ایسا اتفاق ہوا کہ خدا تعالیٰ نے اُس خط کے پہنچنے سے پہلے اُسی دن بلکہ اُسی ساعت جبکہ وہ لاہور میں اپنا خط لکھ رہے تھے مجھ کو اس خط سے بذریعہ کشف اطلاع دے دی اور کشفی طور پر وہ خط میرے سامنے آ گیا اور میں نے اُس کو پڑھا اُس وقت اُن آریوں کو جن کا کئی دفعہ ذکر آ چکا ہے اس خط کے مضمون سے اُسی دن خط آنے سے پہلے مطلع کر دیا اور دوسرے دن اُن میں سے ایک آریہ ڈاک خانہ میں خط لینے کو گیا اور اُس کے روبرو ڈاک کے تھیلہ سے وہ خط نکلا اور جب پڑھا گیا تو بلا کم وبیش وہی مضمون تھا جو میں نے بیان کیا تھا تب وہ آریہ لوگ نہایت حیرت میں اور تعجب میں رہ گئے وہ اب تک زندہ موجود ہیں اور حلف دینے سے راست راست بیان کر سکتے ہیں۔

۱۷۷۔نشان۔ میرے مکان کے ملحق دو مکان تھے جو میرے قبضہ میں نہیں تھے۔ اور بباعث تنگی مکان توسیع مکان کی ضرورت تھی ایک دفعہ مجھے کشفی طور پر دکھلایا گیا جو اس زمین پر ایک بڑا چبوترہ ہے اور مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ اس جگہ ایک لمبا دالان بن جائے اور مجھے دکھایا گیا کہ اس زمین کے مشرقی حصہ نے ہماری عمارت کے بننے کے لئے دعا کی ہے مغربی حصہ کی زمین اُفتادہ نے آمین کہی ہے۔ چنانچہ فی الفور یہ کشف اپنی جماعت کے صدہا آدمیوں کو سنایا گیا اور اخباروں میں درج کیا گیا بعد اس کے ایسا اتفاق ہوا کہ وہ دونوں مکان بذریعہ خریداری اور وراثت کے ہمارے حصہ میں آ گئے اور اُن کے بعض حصوں میں مکانات مہمانوں کے لئے بنائے گئے حالانکہ اُن سب کا ہمارے قبضہ میں آنا محال تھا اور کوئی خیال نہیں کر سکتا تھا کہ ایسا وقوع میں آئے گا دیکھو اخبار الحکم نمبر ۴۶ و ۴۷ جلد ۷ والحکم نمبر ۳ جلد ۸۔

(الفضل 10 مئی 2010ء)

اپنے آپ کو دین کیلئے وقف کر دو

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

’’یہ بڑے خطرات کے دن ہیں اس لئے سنبھلو اور نفسوں سے دنیا کی محبت کو سرد کر دو اور اپنے دین کی خدمت کے لئے آگے آؤ اور ان لوگوں کے علوم کے وارث بنو جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی صحبت پائی تا تم آئندہ نسلوں کو سنبھال سکو۔ تم لوگ تھوڑے تھے اور تمہارے لئے تھوڑے مدرس کافی تھے مگر آئندہ آنے والی نسلوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگی اور ان کے لئے بہت زیادہ مدرس درکار ہیں پس اپنے آپ کو دین کیلئے وقف کر دو۔‘‘

دینی خدمت کا جذبہ رکھنے والے مخلص نوجوان زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے خود کو پیش کریں۔ (وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

علمی سیمینار اور شارٹ کورس

نظارت تعلیم کے تحت Intellectual and developmental delays in children کے موضوع پر سیمینار مورخہ 12 مارچ 2016ء کو ہو گا۔ رجسٹریشن کروانے کی آخری تاریخ 11 مارچ 2016ء ہے۔

Email:seminar@nazarattaleem.

اسی طرح Research Methods کے موضوع پر ایک شارٹ کورس مورخہ 19 مارچ 2016ء کو شروع کروایا جا رہا ہے۔ اس شارٹ کورس میں شمولیت کے خواہشمند طلبہ وطالبات جلد از جلد اپنی رجسٹریشن درج ذیل ای میل ایڈریس پر کروا لیں۔ رجسٹریشن کروانے کی آخری تاریخ 15 مارچ 2016ء ہے۔

رجسٹریشن کروانے کیلئے کوائف نام، ایڈریس، فون نمبر اور ای میل درکار ہیں۔

Tel:0476212473,Mob:03339791321

Email:registration@njc.edu.pk

(نظارت تعلیم)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

اداریہ

قرآن جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضاں

حضرت عبدالستار صاحب رفیق حضرت مسیح موعود بیان کرتے ہیں۔

ایک روز حضرت صاحب سیر کو بسراواں والی سڑک پر تشریف لے گئے۔ میں بھی ساتھ تھا اور خلیفۃ المسیح حضرت مولوی نورالدین صاحب بھی ساتھ تھے اور ایک لڑکا مہمان چھوٹی عمر کا بھی ساتھ تھا۔ تو خلیفۃ المسیح الاول مولوی نورالدین صاحب نے عرض کیا کہ یہ لڑکا بہت اچھا قرآن پڑھتا ہے۔ آپ گھاس پر وہیں بچوں کی طرح بیٹھ گئے اور اس لڑکے سے قرآن شریف سنا۔ اس لڑکے نے سورۃ الدھر سنائی۔ آپ نے محبت سے کہا کہ بہت اچھا پڑھا ہے۔ (رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 179)

حضرت مسیح موعود نے قرآن کی یہی محبت اپنے رفقاء میں منتقل کی۔ حضرت مولوی نظام الدین صاحب بیان فرماتے ہیں۔

خاکسار شہر سیالکوٹ کا رہنے والا ذات ریکھی قوم موجودہ لوہاروترکھان جو کہلاتی ہے کا ایک فرد ہے۔ کام سپورٹس کا کرتا ہوں۔ 1895ء میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کا درس قرآن سنا کرتا تھا۔ ان کی صحبت سے متاثر ہو کر 1896ء میں جلسہ دھرم مہوتسو (جلسہ مذاہب عالم) میں بھراہی مولوی صاحب شریک ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر مولوی صاحب کے ہمراہ قادیان گیا اور بیعت کر لی۔ (جلد 3 صفحہ 98)

حضرت میاں محمد رمضان صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ رفیق حضرت مسیح موعود ان پڑھ تھے۔ پچاس سال کے قریب عمر ہونے پر قرآن شریف اور اردو پڑھنا شروع کیا۔ کریانہ کی دکان تھی گاہکوں سے سبق لے لیتے، بعض غیر اس پر طنز کرتے لیکن انہوں نے باقاعدہ اپنی تعلیم کو جاری رکھا اور آخر کامیاب ہو گئے۔ (الفضل 12 ستمبر 2014ء)

حضرت منشی سربلند خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود ہجرت کے بعد لاہور تشریف لے آئے اور عرصہ تک جودھامل بلڈنگ میں فرائض امامت سرانجام دیتے رہے۔ نیز نماز فجر کے بعد درس قرآن دیتے اور شام کو حضرت مسیح موعود کے ملفوظات پڑھ کر سناتے تھے۔ (الفضل 12 دسمبر 1965ء)

حضرت ملک امام الدین صاحب سمبڑیالوی (بیعت 1905ء) اکثر آدھی رات کو بیت الذکر میں جا کر تلاوت کرتے تھے۔ بعض دوست ان سے پہلے جانے کی کوشش کرتے مگر ہر روز پہلے ہی وہ آپ کو قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے پاتے۔ (الفضل 26۔ اگست 1971ء)

حضرت میاں خدابخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی دکان گھر میں ہی تھی۔ وہ سارا دن وہاں بیٹھے قرآن کا مطالعہ کرتے رہتے تھے۔ (الفضل یکم ستمبر 2014ء)

یہی عشق اگلی نسلوں میں منتقل ہوا۔ ربوہ کے ایک یکہ بان کا ذکر کرتے ہوئے محترم پروفیسر پرواز ی صاحب لکھتے ہیں۔

وہاں کے یکہ بانوں میں بھی عجیب لوگ پیدا ہوئے۔ ایک صاحب تھے۔ حافظ قرآن، ہاتھ پیر سے مضبوط۔ کوئی اور کام کرنے کی بجائے یکہ چلانے لگے۔ معمول یہ تھا کہ سواری بٹھاتے تو قرآن کی تلاوت شروع کر دیتے۔ ہم نے اپنے ہوش میں انہیں یکہ بانی کرتے نہیں دیکھا کہ یہ کام وہ ترک کر چکے تھے اور زمیندارہ کا کام کرتے تھے۔ وہاں بھی یہی عالم تھا کہ ہل جوتتے اور تلاوت کرتے رہتے۔ بیلوں کو گالیوں کی بجائے دعائیں دیتے رہتے۔ (صفحہ 108)

چھوٹے تایا حافظ لعل خان نے یکہ چلانا شروع کیا اور قادیان کے مہمانوں کو بٹالہ تک لاتے لے جاتے رہے۔ حافظ قرآن تھے ادھر سواری کو بٹھا کر روانہ ہوتے ادھر قرآن کی تلاوت شروع کر دیتے۔ قادیان کی منزل تک پہنچتے پہنچتے مہمان کو قرآن کی کئی منزلیں سنا دیتے۔ فرمایا کرتے تھے ایک تو مہمانوں کے کانوں میں دین کی باتیں پڑتی رہتی ہیں دوسرے میرے تانگہ میں لغو گفتگو کوئی نہیں کرتا۔ (صفحہ 93)

ایک شیر فروش تھے۔ کڑاہے کے پاس بیٹھے قرآن شریف پڑھ رہے ہیں۔ گاہک آیا اسے فارغ کیا پھر تلاوت میں مگن۔ (صفحہ 111)

مکرم سید سعید الحسن صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں کہ والد محترم سید حمید الحسن شاہد صاحب کی ایک اہم خوبی قرآن سے محبت تھی اگر شمار کیا جائے تو آپ کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ جائے گی جنہوں نے آپ سے یسرنا القرآن، ناظرہ قرآن اور ترجمۃ القرآن سیکھا۔ جہاں پر بھی رہے قرآن کلاسز کا اہتمام لازمی کرتے رہے۔ بعض بڑی عمر کے افراد کو بھی قرآن پڑھایا۔ بتایا کرتے تھے کہ 1974ء میں گوجرانوالہ میں شہید ہونے والے باپ بیٹا مکرم افضل کھوکھر صاحب اور ان کے قابل فخر بیٹے اشرف کھوکھر صاحب نے ان سے قرآن سیکھا۔ سمبڑیال کی جماعت کا شائد ہی کوئی ایسا فرد ہو گا جو کہہ سکے کہ اباجی سے قرآن نہیں پڑھا۔ جس دن فوت ہوئے اس دن بھی قرآن کی کلاس لی۔ نماز کے بعد لمبی اور خوبصورت تلاوت کرتے تھے۔ میرا خیال ہے کہ یہ تلاوت اکثر ایک پارہ سے زائد ہوتی تھی۔ (الفضل 29 ستمبر 2014ء)

مکرم محمد اکرم ملک صاحب مربی سلسلہ برطانیہ بیان کرتے ہیں کہ

خاکسار 1962ء میں احمدی ہوا۔ اس وقت میری والدہ احمدی نہیں تھیں۔ مگر خاکسار کی تحریک پر ربوہ آئیں اور ماحول کی برکت اور رمضان المبارک میں علماء کرام کے درس القرآن سے اتنی متاثر ہوئیں کہ باوجود ان پڑھ ہونے کے احمدیت کی طرف مائل ہو گئیں اور چند ماہ بعد بیعت کر لی۔ (الفضل 7 جولائی 2014ء)

عبدالہادی ناصر صاحب لکھتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم کا ترجمہ بھی سیکھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تفسیر کبیر کی دس جلدوں کو بار بار پڑھا۔ قرآن کریم کی تلاوت بلاناغہ کرتیں۔ رمضان میں قرآن کریم کے چھ سات دور کرتیں۔ قرآن کے اکثر حصے زبانی یاد کئے ہوئے تھے۔ رمضان میں لجنہ میں قرآن کریم کا درس دیتیں جو بہت پسند کیا جاتا۔ ہر سال درس دیتی رہیں۔ مجھے یاد ہے کہ ہندوستان کی پارٹیشن سے پہلے میں پانچویں جماعت میں پڑھتا تھا اور رمضان المبارک میں قرآن کریم پکڑ کر اپنی والدہ کے ساتھ محلہ دارالبرکات قادیان میں جہاں لجنہ کا درس ہوتا تھا آپ کو چھوڑنے جایا کرتا تھا۔ میں بھی ایک کونے میں بیٹھ جایا کرتا تھا۔ وہاں بھی میری والدہ کے درس کی عورتیں تعریف کیا کرتی تھیں۔ (الفضل 26 نومبر 2014ء)

محترمہ نعیمہ ناصر صاحب روزانہ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد اپنی خوبصورت بلند آواز میں قرآن کریم کی تلاوت کرتیں اور ان کی آواز سارے گھر میں سنائی دیتی۔ کیموتھراپی کے سخت اور تکلیف دہ علاج کے بعد ہسپتال سے آتے ہی۔ ایم ٹی اے (احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل) پر حضرت صاحب کا قرآن شریف کا درس باقاعدگی سے سنتیں اور نوٹس لیتیں۔ اس دوران اگر کوئی ملنے والا مہمان یا عزیز آ جاتا تو اسے انتظار کرنا پڑتا۔ درس سے فارغ ہو کر ہی ملاقات کرتیں۔ زندگی کے آخری دن تک قرآن شریف کا پڑھنا اور دوسروں کو پڑھانا ان کا معمول رہا۔ (الفضل 14 جنوری 2002ء)

احمدی کے عشق قرآن کا ایک نادر واقعہ ایک غیر از جماعت کے قلم سے ملاحظہ ہو۔ جناب محمد طفیل (رسالہ نقوش والے) مکرم شیخ محمد اسماعیل پانی پتی کے متعلق لکھتے ہیں۔

شیخ صاحب عمر کے اس حصے میں تھے کہ جب آنکھیں جواب دے جاتی ہیں۔ مگر شیخ صاحب کی بینائی میں بڑی جان تھی۔ وہ بڑے خوش خط تھے اور بڑا باریک باریک لکھتے تھے، سطریں بالکل سیدھی، جیسے کوئی فوجی کھڑا ہو۔

ایک دن مجھے کہنے لگے۔ ''میں آپ کو چاول کا ایک دانہ دینا چاہتا ہوں۔''

میرا جواب یہ تھا: ''کیا آپ مجھ سے دیگ کا حال معلوم کرنا چاہتے ہیں۔''

نہیں نہیں، ذرا رکو تو، یہ کہہ کر اٹھے اور ایک چھوٹی سی ڈبیہ اٹھا لائے۔ کہنے لگے ''دیکھو؟''

''کیا دیکھوں؟''

''کہ اس ڈبیا کے اندر کیا ہے؟''

میں نے ڈبیا کھولی تو روئی کے اندر لپٹا ہوا چاول کا ایک دانہ پڑا تھا۔

میں نے کہا ''یہ دانہ بڑا خوش قسمت ہے اسے بڑے اہتمام سے رکھا گیا ہے۔ قصہ کیا ہے۔''

کہنے لگے۔ ''چاول کے اس دانہ پر پوری قل ھو اللہ لکھی ہوئی ہے۔ یہ کہہ کر انہوں نے مجھے ایک چھوٹا سا شیشہ دیا اور کہا کہ: ''لو پڑھ لو۔''

میں نے شیشے کی مدد سے چاول کو دیکھا تو اس پر بڑی مہارت سے پوری قل ھو اللہ لکھی ہوئی تھی۔

میں نے کہا میں نے سن رکھا تھا لوگ چاول کے دانے پر قل ھو اللہ اور چنے کے دانے پر الحمد شریف لکھ لیتے ہیں۔ مگر دیکھا کبھی نہ تھا۔ میں نے استفسار کیا۔ ''یہ کس نے لکھا؟''

کہنے لگے۔ ''میں نے لکھا ہے اور آپ کی نذر ہے!'' (روزنامہ دنیا 7 جولائی 2015ء)

مکرم ڈاکٹر محمود احمد ناگی صاحب

میرے دادا رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت میاں محمد موسیٰ صاحب نیلہ گنبد لاہور

آپ 1872ء میں ہندوستان کے شہر جالندھر میں پیدا ہوئے۔ والد کی وفات کے بعد لاہور شہر میں سائیکلوں کا کاروبار شروع کر دیا۔ ایم موسیٰ اینڈ سنز سائیکلوں کی دکان نیلہ گنبد لاہور کی پرانی دکانوں میں سے ہے۔ لاہور اور اس کے مضافات میں آپ نے چند مکان بھی خرید رکھے تھے۔ اس کے علاوہ برانڈرتھ روڈ لاہور (کیلوں والی مشہور سڑک) پر ایک ورکشاپ بھی تھی۔ یہ جگہ احمدیہ بلڈنگز کے بہت قریب ہے جہاں حضرت مسیح موعود کی وفات ہوئی تھی۔ بیعت میں آنے سے پہلے آپ کا تعلق اہلِ حدیث مسلک سے تھا۔ بہت سی احادیث زبانی یاد تھیں۔ پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے کرتے تھے۔ اردو انگریزی فارسی کشمیری اور پنجابی زبانیں بول لیتے تھے۔ سادہ لباس زیب تن کرتے اور گفتگو میں شائستگی کا پہلو نمایاں ہوتا۔ 1902ء میں ایک خط کے ذریعے حضرت امام مہدی سے صداقت کا ثبوت مانگا۔ جب تسلی ہوگئی تو بغیر کسی حیل و حجت کے حضرت مسیح موعود کی غلامی میں آگئے اور پھر کبھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے قادیان میں ریل کے اجراء کے لئے آپ کی ڈیوٹی لگائی۔ آپ نے اپنے اموال اور وقت خرچ کر کے پراجیکٹ کو پائے تکمیل تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

حضرت میاں محمد موسیٰ صاحب احمدیت قبول کرنے کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں۔

بیعت کرنے سے چھ سات ماہ پہلے میں قادیان گیا۔ اس وقت میرے رشتہ داروں نے وہاں جانے کی سخت مخالفت کی تھی اور مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ میں وہاں جا کر مرزا صاحب کے گھر کھانا نہ کھاؤں اور نہ ہی بیعت کروں۔ اس وقت میرے ساتھ میری اہلیہ کے بھائی بھی تھے جن کا نام شہاب الدین تھا۔ قادیان جا کر مولوی عبدالکریم صاحب سے ملا اور حضرت مسیح موعود کی ملاقات بھی ہوئی اور حضور سے مصافحہ بھی کیا اور کچھ باتیں بھی کیں جواب یاد نہیں۔ تین نمازیں بھی حضور کے ہمراہ مولوی عبدالکریم صاحب کی اقتدا میں پڑھیں۔ مجھ پر اس وقت آپ کی صداقت کا بہت اثر ہوا۔ گو میں نے اپنے رشتہ داروں سے وعدہ کرنے کی وجہ سے بیعت نہ کی۔ اس وقت مجھ پر حضور کی محبت کا جو اثر تھا اس کو دیکھ کر میرے نسبتی بھائی نے مجھ سے کہا کہ آپ تو اپنے وعدہ کے خلاف کر رہے ہیں اور آپ کی حرکات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ضرور پھنس جائیں گے۔ اس عرصہ میں میری کچھ گفتگو حافظ مولوی محمد ابراہیم صاحب نابینا کے ساتھ ہوئی جس کا مجھ پر خاص اثر ہوا۔ پھر ہم واپس آگئے اور چھ سات ماہ بعد حضرت صاحب کی خدمت میں لکھا کہ عام لوگوں کے لئے آپ کی صداقت کا معلوم کرنا مشکل ہے۔ آپ قسم کھا کر تحریر فرماویں کہ آپ وہی مسیح موعود ہیں جن کی دنیا کو انتظار ہے۔ اس پر حضور نے اس لفافہ کی پشت پر تحریر فرمایا کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جن کا وعدہ ہے۔ وہ خط لے کر اپنے گھر کے اندر گیا اور اپنے اہل وعیال کو صاف صاف کہہ دیا کہ میں اب بیعت کرنے لگا ہوں اگر کسی کو عذر ہو تو وہ اس وقت بیان کر دے یا علیحدہ ہو جائے۔ چنانچہ میری بیوی اور بچوں سب نے اس وقت بیعت کر لی اور میں نے سب کی طرف سے حضرت مسیح موعود کو خط لکھ دیا۔ میری والدہ صاحبہ زندہ موجود تھیں مگر وہ اس وقت لاہور میں نہ تھیں اس لئے انہوں نے بعد میں حضرت خلیفہ اوّل کے ہاتھ پر بیعت کی۔ بیعت کا خط لکھنے کے قریباً ایک ہفتہ بعد جب میں قادیان گیا تو حضرت مولوی نورالدین سے میری عصر کی نماز کے بعد ملاقات ہوئی۔ اس موقعہ پر میں قادیان میں چند دن ٹھہرا تھا اور حضور کی دستی بیعت بھی کی۔

حضرت مسیح موعود نے جس خط کی پشت پر سچائی سے پُر تحریر ثبت فرمائی تھی وہ خط ان کے بیٹے یعنی میرے والد صاحب کے پاس 1953ء تک محفوظ تھا۔ 1953ء کے فسادات میں وہ خط بھی ضائع ہو گیا۔

حضرت محمد موسیٰ صاحب نے اپنے آقا حضرت مسیح موعود کے ساتھ چھ سات سال کا عرصہ گزارا اور اس دوران ان کی صحبت سے بھرپور فیض اُٹھایا۔ فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ 1902ء (غالباً - 1903ء ناقل) میں حضرت مسیح موعود میری دکان واقع نیلہ گنبد میں تشریف لائے۔ کچھ دیر کھڑے رہنے کے بعد دکان سے باہر ایک کرسی پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ پانی لاؤ۔ منشی محبوب عالم صاحب اور کئی اور احباب سوڈا واٹر اور لسّی اور دودھ لائے مگر حضور نے فرمایا کہ ہم پانی پئیں گے جس پر پانی لا کر آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ میں نے اس موقعہ پر آپ کی خدمت میں ایک پونڈ (برٹش انڈیا کی کرنسی) پیش کیا جسے حضور نے دو دفعہ عذر کے بعد قبول فرما لیا۔

حضرت میاں محمد موسیٰ صاحب جب بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تو ان کا قادیان کے علاوہ کہیں اور دل نہ لگتا تھا۔ آپ لاہور سے ہر جمعہ کی صبح قادیان چلے جاتے تا کہ اپنے آقا امام الزمان کے پیچھے جمعہ اور دوسری نمازیں ادا کر سکیں۔ بعض دفعہ تو جمعہ کی رات کو ہی واپسی ہو جاتی اور کئی دفعہ ہفتہ یا اتوار کو واپس آتے۔ آپ اس وقت تک لاہور واپس نہ جاتے جب تک کہ حضور آپ کو واپس جانے کی اجازت نہ دیتے۔ سائیکل پر یک طرفہ 11 میل اور دو طرفہ تقریباً 22 میل کا سفر بنتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ رفقاء احمد کے تذکرہ میں اپنے خطبہ فرمودہ جمعہ 4 مئی 2012ء میں فرماتے ہیں۔ پھر حاجی محمد موسیٰ صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس زمانے میں میرا کئی سال تک یہ دستور العمل رہا کہ نیا سٹیشن (سٹیشن کا نام) پر ایک جمعدار کے پاس ایک بائیسکل ٹھوس ٹائروں والا رکھا ہوا تھا۔ (یعنی وہ بائیسکل تھا جس کے ٹائروں میں ہوا کی بجائے ربڑ چڑھا ہوا تھا) جمعہ کے روز میں لاہور سے بٹالہ تک گاڑی پر جاتا اور وہاں سے سائیکل پر سوار ہو کر قادیان جاتا اور جمعہ کی نماز کے بعد واپس سائیکل پر بٹالہ آجاتا۔ یہاں سے گاڑی پر سوار ہو کر لاہور آجاتا۔

میرے والد روایت کرتے ہیں کہ ان کے ابا جان بیعت کے بعد قادیان کثرت سے جاتے رہتے تھے۔ ایک نماز کے بعد حضرت مسیح موعود نے ایک ضروری کتاب یا اشتہار شائع کرنے کے لئے ایک بڑی رقم کی جماعت کو تحریک کی۔ میاں موسیٰ صاحب آپ کی اجازت کے بغیر لاہور واپس نہ جاتے تھے لیکن اس دن بغیر پوچھے ہی لاہور چلے آئے۔ گھر نہیں گئے۔ گنج مغل پورہ لاہور میں ان کی ملکیت میں ایک سرائے موسیٰ تھی۔ یہ سرائے آپ نے ایک ہندو کے ہاتھ نہایت ہی کم قیمت پر بیچ دی اور رقم لے کر واپس قادیان پہنچ گئے۔ پیچھے سے حضور نے احباب جماعت سے موسیٰ صاحب کے بارے میں پوچھا کہ وہ کہاں ہیں نظر نہیں آرہے۔ یہ بھی کہا کہ موسیٰ صاحب تو اجازت لئے بغیر واپس نہیں جاتے۔ احباب نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ فجر کی نماز کے وقت موسیٰ صاحب قادیان واپس پہنچ گئے اور نماز کے بعد ساری رقم حضور کے قدموں میں نچھاور کر دی اور کہا حضور میں تو رقم کے حصول کے لئے لاہور گیا تھا اس لئے آپ سے اجازت نہ لے سکا۔ اس رقم سے حضور اپنی کتاب شائع کر کے ضرورت پوری کر لیں۔ یہ رقم غالباً پانچ سے چھ ہزار روپے تھی۔ میاں جی نے گھر والوں کی مرضی کے بغیر اپنی جائیداد فروخت کر کے اپنے آقا کے سامنے سرخرو ہو گئے اور دعاؤں کے وارث بنے۔ یہ وہ قربانیاں ہیں جنہوں نے جماعت کے اس وقت نرم و نازک پودے کی آبیاری کی۔ خدا اس طرح کی قربانیوں کی سب احمدیوں کو توفیق دے آمین۔

حضرت مسیح موعود نے رسالہ الوصیت 24 دسمبر 1905ء کو شائع فرمایا میاں موسیٰ صاحب اس وقت قادیان میں تھے جب حضور نے خدا تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت بہشتی مقبرہ بنانے کی تجویز دی تھی اور اس کے لئے اپنی زمین کا ایک ٹکڑا بھی عطا کیا تھا۔ حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب بیان کرتے ہیں۔ "رسالہ......شائع ہونے کے بعد 1906ء میں ایک دن لاہور سے آئے ہوئے مستری محمد موسیٰ صاحب سے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ بہشتی مقبرہ کا ایک نقشہ تیار کر دیں۔ جس میں قبروں اور راستوں کے نشانات دکھائے جائیں۔ جس وقت مستری صاحب نے وہ نقشہ تیار کر کے حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ اس وقت میں بھی حاضر تھا۔ حضور نے وہ نقشہ پسند فرمایا۔ مستری صاحب نے نقشہ میں ایک قبر پر انگلی رکھ کر عرض کیا کہ حضور یہ قبر میرے لئے مخصوص کر دی جائے۔ حضور نے فرمایا کہ کوئی قبر کسی کے لئے مخصوص نہیں کی جاسکتی۔ پھر حضور نے فرمایا کہ یہ خدا کے علم میں ہے کہ اس جگہ کون دفن ہوگا؟ حضور نے قرآن کی ایک آیت بھی پڑھی جو موسیٰ صاحب کو یاد نہیں رہی۔ حضور نے موسیٰ صاحب کو بتایا کہ انہیں خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ جو شخص اس قبرستان میں دفن ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔ یہ بھی کہا کہ ہوسکتا ہے جو اس کے باہر دفن ہو وہ بھی جنت میں جائے مگر اس میں دفن ہونے والا ضرور بہشتی ہوگا۔ اس کے بعد اس قبرستان کے نقشہ میں حضرت نانا جان نے ترمیم بھی کی تھی اور سڑکیں وغیرہ بنائی تھیں۔" آپ نے حضرت مسیح موعود کی وفات کے تقریباً دو سال بعد بتایا کہ جس قبر کی انہوں نے نشاندہی کی تھی یہ وہی قبر ہے جو انہوں نے اپنے لئے چاہی تھی۔ اب حضرت مسیح موعود کا جسدِ اطہر اس میں دفن ہے۔ دراصل یہ وہی قبر تھی جو حضور کو کشف میں چاندی کی طرح چمکتی دکھائی گئی تھی جس کا ذکر حضور نے رسالہ......میں فرمایا ہے۔

میرے تایا جان میاں عبدالمجید صاحب جو رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔ انہوں نے اپنے والد ماجد کے متعلق ایک روایت بیان کی کہ 1907ء کے جلسہ سالانہ میں حضرت مسیح موعود نے کسی کام کے لئے ساری جماعت کے سامنے ایک ہزار روپیہ چندہ کی تحریک فرمائی۔ جس میں سے سات سو روپے والد محترم نے حضور کی خدمت میں پیش کئے اور تین سو روپے باقی احباب نے۔

حضرت سیّدہ مبارکہ بیگم دختر نیک اختر حضرت اقدس مسیح موعود کا نکاح 17 فروری 1908ء حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ کے ساتھ مبلغ چھپن ہزار روپے حق مہر پر بیت اقصیٰ قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے کیا۔ نکاح کی مبارک تقریب میں شمولیت کے لئے لاہور سے کئی احباب مدعو کئے گئے۔ ان احباب نے قادیان جا کر اس تقریب میں شرکت کی۔ حضرت میاں محمد موسیٰ صاحب بھی ان خوش قسمت احباب میں شامل تھے۔

حاجی محمد موسیٰ صاحب بیان کرتے ہیں۔ میں نے ایک دفعہ حضور کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ حضور کھانا بہت کم کھایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے قریشی محمد حسین کو خط لکھا کہ آپ پوستین کا نرخ دریافت کر کے لکھیں تا پتہ لگے کہ میں خرید بھی سکتا ہوں یا نہیں۔ قریشی صاحب نے وہ خط میاں موسیٰ صاحب کے سامنے پڑھا۔ اسی دن انہوں نے پوستین خریدی جس کی قیمت قریباً 45 روپے تھی اور دوسرے دن قادیان جا کر حضور کی خدمت میں پیش کر دی۔ اس وقت حضور باغ میں تشریف فرما تھے۔

رجسٹر روایات رفقاء میں لکھا ہے۔ میاں فیروز دین صاحب جو میاں محمد سلطان صاحب کے متبنّیٰ تھے (میاں محمد سلطان صاحب نے لاہور کا سٹیشن بنایا تھا اور گورنمنٹ کو کئی لاکھ روپیہ کا بل چھوڑ دیا تھا) کو گھٹنوں کی درد کی بہت شکایت تھی۔ دو آدمی پکڑ کر ان کو اُٹھایا کرتے تھے۔ مگر حضرت صاحب سے ان کو بہت محبت تھی اور وہ حضور کے پاس روزانہ آیا کرتے تھے۔ ان ایام میں امریکہ کے ایک صاحب اور میم یہاں پر آئے اور ان سے حضور نے گفتگو فرمائی۔ اس موقعہ پر میاں فیروز دین صاحب بھی وہیں بیٹھے تھے۔ حضور نے ان کو فرمایا کہ میاں فیروز دین کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ حضور درد بہت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اُٹھو !اُٹھو !! انہوں نے کہا کہ حضور کہاں اُٹھ سکتا ہوں۔ لیکن حضور نے بڑی تیزی سے فرمایا کہ اُٹھو۔ اُٹھو !! جس پر وہ خود بخود اُٹھ کھڑے ہو گئے اور ان کی درد زائل ہو گئی۔ اس کے بعد گھٹنوں کی درد اُن کو مرتے دم تک نہیں ہوئی۔ چار پانچ سال اس کے بعد زندہ رہے۔

آپ نے ایک اور روایت کی کہ انہوں نے ایک دفعہ حضور کی خدمت میں یہ درخواست کی تھی۔ چونکہ جماعت کو مال کی بڑی ضرورت ہے۔ کیا قربانی کی بجائے روپے نہ قادیان بھجوا دیئے جائیں؟ فرمایا نہیں۔ شعائر اللہ کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ ایک دفعہ مولوی کرم الدین صاحب مرحوم جو کہ بھڈیار متصل اٹاری کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے مچھلی پکڑ کر دی کہ یہ حضرت صاحب کی خدمت میں لے جاؤ۔ میاں محمد موسیٰ صاحب وہ مچھلی حضور کی خدمت میں لے کر گئے۔ حضور بہت خوش ہوئے۔

ایک اور موقع پر جب میاں موسیٰ صاحب قادیان گئے ہوئے تھے۔ حضور کا ایک کمرہ بن رہا تھا۔ اس کی نگرانی کے لئے حضور نے انہیں مقرر کیا۔ ایک مرتبہ دو پہر کے بعد حضور وہاں خود تشریف لائے۔ ان ایّام میں حضور کوئی کتاب بھی تصنیف فرما رہے تھے۔ (1905ء کی بات ہے) حضور کے لکھنے کا طریق یہ تھا کہ **صحن یا کمرہ کے دونوں طرف دواتیں رکھی ہوتی تھیں اور ہاتھ میں کاغذ اور قلم لئے ہوتے تھے**۔ ایک طرف کی دوات سے روشنائی لے کر لکھتے لکھتے دوسری طرف چلے جاتے پھر اُدھر سے روشنائی لے کر اس طرف چلے جاتے۔ انہوں نے یہ بھی روایت کی کہ وہ ایک دفعہ قادیان گئے اور بستر ہمراہ نہ لے کر گئے۔ حضور کے خادم حافظ حامد علی صاحب نے حضور کو اطلاع دی کہ لاہور سے ایک رفیق محمد موسیٰ کے پاس بستر نہیں ہے۔ اس پر حضور نے اپنی رضائی ان کو بھیج دی۔ وہ کہتے ہیں کہ اس رات میں حضور کی رضائی اوڑھ کر سویا۔ کئی دفعہ حضور کو مٹھی چاپی (دبانے) کرنے کا موقعہ ملا۔

غالباً 1908ء کا ہی واقعہ ہے جب حضرت مسیح موعود نے آپ کو یہ بھی فرمایا کہ موسیٰ صاحب آپ نے دین کی بہت خدمت کی۔

حاجی محمد موسیٰ صاحب نے ایک اور روایت بیان کی۔ آخری ایام میں جب حضور لاہور تشریف لائے یہ اس وقت کا واقعہ ہے ان کا ایک چچازاد بھائی عبداللہ ان کی دکان پر کام کرتا تھا اور جماعت کا بہت مخالف تھا۔ میں ان سے کہتا رہتا کہ قادیان جا کر حضرت مسیح موعود کو دیکھ تو آؤ لیکن اس کی طرف سے مسلسل انکار ہی ہوتا۔ آخر ان کے اصرار پر وہ جانے کو تیار ہو گیا بشرطیکہ ان کی دیہاڑی (یومیہ مزدوری) نہ کاٹی جائے۔ میاں موسیٰ صاحب نے کہا کہ تم چلے جاؤ اور وہ اس کی دیہاڑی نہیں کاٹیں گے۔ چنانچہ جب وہ گئے تو وہ خود بھی گیارہ بجے قادیان پہنچ گئے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان پر حضور کی صحبت کا بہت نیک اثر پڑا اور ان کی حالت بدل گئی۔ وہ بیعت پر آمادہ تھے۔ موسیٰ صاحب نے کہا آپ تو اس قدر مخالف تھے ذرا ٹھہر جائیں۔ اس کے بعد ظہر کی نماز پڑھنے کے بعد انہوں نے کہا کہ اب میں بیعت کرنے سے نہیں رک سکتا۔ عصر کے بعد بھی ایسا ہی کہا اور وہ ان کو روکتے رہے کہ سوچ سمجھ لو۔ آخر دوسرے دن جمعہ کے وقت انہوں نے کہا کہ اب آپ چاہے روکیں میں بیعت ضرور کروں گا۔ چنانچہ نماز جمعہ کے بعد انہوں نے بیعت کر لی۔

میرے والد روایت کرتے ہیں کہ آپ علمِ نجوم سے کافی شغف رکھتے تھے۔ اس بارے میں کافی کتابیں پڑھ رکھی تھیں۔ اپنے دوست احباب میں اس علم کی وجہ سے مشہور تھے۔ اس علم کو کبھی دولت کمانے کا ذریعہ نہ بنایا۔ ایک دفعہ موسیٰ صاحب نے حضرت مسیح موعود کو اس بارہ میں بتایا کہ یہ ایک باقاعدہ علم ہے اور اس بارے میں ان کو کافی شناسائی ہے۔ آپ نے کہا کہ اس علم سے انسانیت کو کیا فائدہ ہے؟ پھر کہا کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ محمد موسیٰ صاحب کہتے تھے کہ حضور کے اس فتویٰ کے بعد انہوں نے پھر کبھی علم نجوم کی طرف توجہ نہیں کی۔ ان کے پاس حضرت مسیح موعود کے تبرّکات میں پگڑی اور شلوار کرتا (قمیض) تھا۔ جسے آپ نے بہت سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔ اگر خاندان میں سے کوئی خاص دعا کے لئے کہتا تو والد صاحب ان تبرکات کو پہنتے اور کسی خاموش جگہ پر التزام سے دعا کرتے۔ دعا کے بعد اس کی قبولیت کا بھی بتا دیتے۔ یہ تبرکات بھی 1953ء کے احمدیوں کے خلاف فسادات میں ضائع ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود نے آخری ایام میں ایک اشتہار شائع فرمایا تھا جس پر ایک لکڑی کی مہر ”الیس اللہ ......“ ایک اشتہار پر لگائی تھی۔ یہ مہر بہت عرصہ تک خاندان میں محفوظ رہی۔ آپ کی وفات کے بعد وہ میرے والد کی تحویل میں آ گئی۔ 1953ء کے فسادات میں یہ مہر بھی ضائع ہو گئی۔

26-25/اکتوبر 1913ء کو گوجرانوالہ میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے بھی لیکچر دیا۔ گوجرانوالہ سے واپسی پر حضرت صاحبزادہ نے مستری موسیٰ صاحب کی دکان (واقعہ نیلہ گنبد لاہور) کا سنگ بنیاد رکھا اور پھر واپس قادیان تشریف لے گئے۔

حضرت حاجی صاحب کی زندگی کا ایک خاص واقعہ یہ بھی ہے کہ آپ نے 1915ء سے لے کر 1924ء تک کوشش کی کہ قادیان میں ریل جاری ہو جائے۔ اس کوشش میں آپ کا تقریباً بارہ تیرہ ہزار روپیہ صرف ہوا۔ آپ نے اس غرض کیلئے دندوت کالری کی لائن کی نیلامی پر بولی دی جو بارہ میل کی لائن تھی۔ ایسا ہی ایک دفعہ آگرہ کی طرف بھی بولی میں شامل ہوئے اور اس کے بعد ڈپٹی کمشنر گورداسپور اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے پاس بھی بارہا دفعہ پہنچے اور اس لائن کے لئے سوال اُٹھایا۔ بلکہ ایک انجینئر ساتھ لے کر سری گوبند پور تک سروے بھی کیا اور باقاعدہ نقشہ تیار کروایا۔ ایک تجویز یہ بھی کی کہ ایک کمپنی جاری ہو جس کے حصہ دار ہوں اور وہ اس ریلوے کو جاری کر دیں۔ آخر جب اس قسم کی درخواست ریلوے بورڈ میں دی گئی تو جواب ملا کہ یہ منصوبہ خود ہمارے زیرِ تجویز ہے اور اس کا نمبر 17 مقرر کر دیا گیا ہے۔ اس پر آپ نے ذاتی جدوجہد ترک کر دی۔ کیونکہ آپ کا مقصد کسی منافع کا کمانا نہیں تھا بلکہ ریل جاری کروانا تھا۔ چنانچہ تین سال کے بعد قادیان میں ریل جاری ہو گئی۔ چنانچہ جب امرتسر سے قادیان کی جانب پہلی گاڑی چلنے لگی تو اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے محمد موسیٰ صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ”آج تمہاری کوشش کامیاب ہو گئی۔“

چند سال پہلے ہماری فیملی کے سترہ افراد ٹرین پر بٹالہ سے قادیان گئے۔ ان میں میرا چھوٹا بھائی مقصود احمد حال جرمنی بھی شریکِ سفر تھا۔ اس نے بتایا کہ وہ دسمبر 1990ء کو قادیان جانے کے لئے بٹالہ ریلوے سٹیشن گئے اور سٹیشن ماسٹر سے ملے۔ تعارف کے بعد اس نے سٹیشن ماسٹر کو بتایا کہ ہمارے دادا جان نے بٹالہ سے قادیان تک کی ریل بچھانے میں نمایاں کام کیا تھا۔ اس پر سٹیشن ماسٹر ایک پرانا رجسٹر اُٹھا لایا اور صفحے الٹانے لگا۔ ایک صفحہ پر پہنچ کر اس نے کہا کہ آپ درست کہہ رہے ہیں۔ یہ ہے آپ کے دادا کا نام میاں محمد موسیٰ۔ انہوں نے بٹالہ سے قادیان تک یہ ریلوے لائن بچھوانے میں ریلوے حکام کی بہت مدد کی۔

میرے والد صاحب نے یہ بھی روایت کی کہ حضرت سیّدہ اُمّ طاہر صاحبہ حرم سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہسپتال لاہور میں زیرِ علاج تھیں۔ آپ بہت تکلیف میں تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ان کی عیادت کے لئے قادیان سے لاہور تشریف لائے۔ جماعت احمدیہ لاہور کے احباب کثیر تعداد میں جمع تھے۔ حضور نے حاجی محمد موسیٰ صاحب کے بارے میں استفسار کیا کہ موسیٰ صاحب کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ کچھ ہفتے پہلے وہ نیلہ گنبد سے اپنے گھر جاتے ہوئے سائیکل سے گر پڑے تھے اور گھٹنوں پر شدید چوٹیں آئی ہیں اور اُٹھ نہیں سکتے بستر پر ہی لیٹے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ یہاں نہیں آ سکے۔ حضور نے کہا کہ موسیٰ صاحب کو اُمّ طاہر کی صحت یابی کے لئے دعا کے لئے کہنا تھا۔ حضور ہسپتال جانے کی بجائے خادموں کے ہمراہ ایک قافلہ کی صورت ہمارے آبائی گھر فلیمنگ روڈ پہنچ گئے۔ میرے والد خود قافلے کے آگے آگے سائیکل پر تھے۔ حضور گھر کی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آ گئے جہاں میاں محمد موسیٰ صاحب بستر پر لیٹے ہوئے تھے۔ حضرت صاحب کو اچانک دیکھ کر وہ تعظیماً کھڑے ہو گئے۔ حضرت صاحب نے لیٹے رہنے کی ہدایت کی اور کہا موسیٰ صاحب ہم جانتے ہیں آپ سائیکلوں والے ہیں اب اس عمر میں سائیکل کی سواری چھوڑ دیں۔ اُمّ طاہر علیل ہیں ان کے لئے دعائیں کریں وہ ہم سب کی دعاؤں کی مستحق ہیں۔ اس کے بعد حضور جلدی جلدی گھر کی سیڑھیاں اترے اور قافلہ ہسپتال روانہ ہو گیا۔ میاں محمد موسیٰ صاحب نے اس کے بعد وفات تک پھر سائیکل نہ چلائی۔

ایک دفعہ گاؤں جاتے ہوئے ہماری دادی صاحبہ حضرت رحمت بی بی صاحبہ ایک ندی نالہ پھلانگتے ہوئے گر پڑیں۔ بہت چوٹیں آئیں۔ دادا جان نے کچھ دنوں کے بعد ہی گاؤں کے رستے میں تمام ندی نالوں پر پل بنوا دیئے اور گاؤں تک پکی سڑک بنوا دی۔ اس کے علاوہ راستہ میں مسافروں کے پانی پینے کے لئے ہینڈ پمپ لگوا دیا۔ ان رفاہ عامہ کے کاموں کو سب گاؤں والوں نے بہت سراہا۔ آج بھی وہ سڑک موجود ہے۔ حضرت محمد موسیٰ صاحب بیوت الذکر کی تعمیر میں ضرور حصّہ لیتے۔ غیر از جماعت کی بعض مساجد کی تعمیر میں استطاعت سے بڑھ کر حصّہ ڈالتے۔

میرے والد میاں محمد یحییٰ صاحب بتاتے ہیں کہ ان کے والد اپنی والدہ کو لے کر 1903ء میں فریضہ حج ادا کرنے تشریف لے گئے۔ واپسی پر بحری جہاز میں ان کی طبیعت اچانک خراب ہوئی۔ جہاز میں موجود ممکنہ طبّی سہولیات فراہم کی گئیں لیکن وہ قضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ حاجی محمد موسیٰ صاحب نے خود جنازہ پڑھایا۔ بحری جہاز کے دستور کے مطابق ان کا تابوت سمندر کی گہرائی میں اتار دیا گیا۔ گھر پہنچنے پر سب نے پوچھا کہ بے بے جی ساتھ کیوں نہیں آئیں۔ اس پر میاں جی نے کہا حضرت موسیٰ کی والدہ نے ان کو دریائے نیل میں بہا دیا تھا۔ اب میاں موسیٰ کی باری تھی اور اس نے اپنی والدہ کو سمندر کی لہروں کے سپرد کر کے تاریخ کو دہرا دیا۔

ایک اور واقعہ ابا جان سناتے ہیں کہ میاں جی کو تمبا کو سے سخت نفرت تھی۔ راہ میں آتے جاتے کسی کو حقہ پیتے دیکھتے تو حقے کی چلم توڑ دیتے اور نقصان کے ازالہ کے لئے چلم کی قیمت جو ان دنوں ایک آنہ (ایک روپے کا سولواں حصّہ) ہوتی تھی ادا کر دیتے اور اس بری عادت کو ترک کرنے کی تلقین بھی کرتے۔ جب سڑک سے گزرتے تو تمبا کو پینے والے ادھر اُدھر ہو جاتے۔ ویسے بھی ان دنوں بڑوں کے سامنے جوان بچے تمبا کو نوشی سے گریز کرتے تھے۔

خدا تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی اولادوں کو بھی ان کے نقشِ قدم پر چلائے۔ آمین۔

مکرم محمد رفاقت احمد صاحب

مکرم عبدالعزیز صاحب جہانگیری کا ذکر خیر

مکرم عبدالعزیز صاحب جہانگیری مورخہ 14 اکتوبر 2012ء کو لندن میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے قرب میں جگہ دے۔

خاکسار کی پہلی ملاقات آپ سے 40 سال قبل 1972ء میں مانسہرہ میں ہوئی اس وقت آپ مانسہرہ کی جماعت اور خدام الاحمدیہ کے فعال رکن تھے۔ آپ کو ایک مخلص، خلافت احمدیہ سے وفا کرنے والی اور جماعتی نظام کا نہایت پابندی کرنے والی شخصیت پایا، جس کا اثر آج تک قائم ہے۔ 1972ء اور 1973ء کے جولائی اور اگست کے مہینے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے سعید ہاؤس ایبٹ آباد میں تشریف لاکر گزارے۔ وہاں مکرم جہانگیری صاحب کو مختلف قسم کی ڈیوٹیوں میں بڑا مستعد دیکھا۔ دوسرے احباب کے ساتھ ہم دونوں کو بھی حضور انور کی زیارت، ملاقات، مجالس عرفان میں شرکت اور بزرگان سلسلہ جو مرکز سے وہاں تشریف لاتے ان کی نصائح و دعوت الی اللہ سے متعلق بے مثال واقعات سننے کے مواقع ملتے۔

مئی، جون 1974ء میں جماعت پر دردناک مظالم ڈھائے گئے آپ کے گھر اور دکان پر حملہ ہوا۔ مکرم جہانگیری صاحب کی بڑی ہمت، حوصلہ اور قربانی تھی کہ مانسہرہ میں گھر بار اور بزنس چھوڑ کر اپنے اہل و عیال سمیت راولپنڈی ہجرت کر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ہجرت کے بعد آپ پر اور آپ کے خاندان پر بے شمار فضل فرمائے۔

جولائی، اگست 1974ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا قیام بسلسلہ کارروائی قومی اسمبلی ایک مخلص احمدی کے گھر کے نچلے پورشن واقعہ F-8/3 اسلام آباد میں تھا۔ گھر کے اوپر والے حصہ میں سلسلہ احمدیہ کے بزرگ علماء حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری، حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع)، حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر، محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مرحوم کا قیام تھا۔ کچھ دنوں کے لئے مرکز سے حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کو بھی بلا لیا گیا۔ ہم دونوں کو اس گھر میں مختلف قسم کی ڈیوٹیاں دینے کی توفیق ملتی رہی۔ محترم جہانگیری صاحب کے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ گہرے مراسم تھے۔ کئی دفعہ مشاہدہ ہوا کہ حضور آپ سے بہت شفقت فرماتے تھے۔ اسمبلی کی کارروائی کے دوران حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے آپ کی کئی دفعہ ڈیوٹی لگائی کہ فلاں فلاں رسائل، اخبارات ایبٹ آباد، مانسہرہ، پشاور سے اور بعض ضروری کتب حضرت قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی کے کتب خانہ مردان سے لائیں۔ اس کام کو جہانگیری صاحب بڑی خوش اسلوبی اور مستعدی کے ساتھ سرانجام دیتے یہاں بھی ہم کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی زیارت، ملاقات اور بزرگان سلسلہ کی قیمتی باتوں سے مستفید ہونے کے مواقع ملے۔

اپنے علاقہ سے ہجرت کے بعد راولپنڈی اور اسلام آباد میں آپ کو مختلف عہدوں پر بطور صدر حلقہ، سیکرٹری جائیداد، سیکرٹری وقف جدید وغیرہ جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ میں انتظامی امور چلانے کی احسن رنگ میں صلاحیت تھی۔

جماعت احمدیہ سے دلی محبت اور خلفاء سلسلہ کے ساتھ عشق و وفا آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ جہاں ملتے یا فون کرتے، جماعت پر اللہ تعالیٰ کے بے پناہ افضال کا تذکرہ کرتے، خلفاء احمدیت سے مختلف ملاقاتوں کا ذکر کرتے اور بڑے کرب سے ذکر کرتے کہ مخالفوں کو کب خیال آئے گا۔

محترم جہانگیری صاحب کو دعوت الی اللہ کا از حد شوق تھا۔ اپنے غیر از جماعت رشتہ داروں، غیر مبائعین اور غیر از جماعت دوستوں کو ہر ممکن طریق سے دعوت الی اللہ کرتے۔ خاکسار کو بھی ان کے ساتھ مل کر دعوت الی اللہ کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ غالباً 1998ء میں مکرم امیر صاحب کی زیر ہدایت مکرم جہانگیری صاحب، خاکسار اور میاں لطیف مسعود صاحب گکھڑ منڈی سے بیت الحمد راولپنڈی کیلئے صفیں خریدنے کیلئے گئے۔ وہاں پر بھی دعوت الی اللہ کرنے کا موقع پیدا کرلیا۔

مرکز سے آنے والے نمائندوں کی خدمت کو فرض جانتے اور جماعت کی ہر مالی قربانی اور تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ خدمت خلق اور خدمت دین میں آپ نے اپنی کسی بیماری کو روک نہیں بننے دیا۔

خاکسار کو ان کے ساتھ ربوہ، ایبٹ آباد، مانسہرہ اور ہری پور سفر کرنے کے بعض مواقع ملے۔ سفر دعوت الی اللہ کے بارے میں مختلف واقعات، جماعت پر جو اللہ تعالیٰ کے افضال نازل ہو رہے ہیں ان کا تذکرہ اور بزرگان سلسلہ کے ذکر خیر سے گزرا کرتا۔

خاکسار کی ان سے آخری بالمشافہ ملاقات ان کے گھر بارہ کہو میں جولائی 2012ء میں ہوئی عارضہ سانس کے لئے آکسیجن کا آلہ ساتھ تھا۔ فرمانے لگے یوٹیوب (Youtube) پر جماعت کے حق میں فلاں فلاں Clips آئی ہیں ضرور دیکھنا۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر توکل کیا۔ جب کوئی مشکل پیش آتی تو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے اور حضرت صاحب کو دعا کیلئے خط لکھتے۔

محترم جہانگیری صاحب بہترین مہمان نواز، عاجزی و انکساری کے پیکر اور جماعتی نظام کا سختی سے پابندی کرنے والے شخص تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے تینوں بیٹوں اور بیٹی کی بہترین تعلیم و تربیت کی۔

مرحوم مجھے کہا کرتے تھے کہ ہمارا فرض ہے کہ احمدیت کی امانت اگلی نسل میں بھرپور طریق پر پہنچادیں۔

مکرم جہانگیری صاحب کا خاکسار سے بڑا دوستانہ اور برادرانہ تعلق تھا۔ جب ملاقات ہوتی یا فون آتا تو میری اہلیہ صاحبہ کی بیماری کے بارے میں پوچھتے اور دعا دیتے۔ نیز میرے بچوں اور بچیوں کیلئے بھی دعا کرتے۔

محترم جہانگیری صاحب کی بڑی خوش نصیبی ہے کہ آپ کی نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17/اکتوبر 2012ء کو نماز ظہر سے قبل بیت الفضل لندن میں پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے اور تدفین لندن میں ہوئی۔ جماعت احمدیہ اسلام آباد نے بھی مرحوم کی نماز جنازہ غائب 19/اکتوبر 2012ء کو بعد نماز جمعہ ادا کی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کی اولاد میں بھی ان کی نیکیوں اور خوبیوں کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆..................☆..................☆

خلافت سے زندہ دلوں میں خدا

ہمارا خلافت پہ ایمان ہے
یہ ملت کی تنظیم کی جان ہے
اسی سے ہر اک مشکل آسان ہے
گریزاں ہے اس سے جو نادان ہے
رہیں گے خلافت سے وابستہ ہم
جماعت کا قائم ہے اس سے بھرم
نہ ہو گا کبھی اپنا اخلاص کم
بڑھے گا اسی سے ہمارا قدم
خلافت کا جب تک رہے گا قیام
نہ کمزور ہو گا ہمارا نظام
خلافت کا جس کو نہیں احترام
زمانے میں ہو گا نہ وہ شاد کام
تمنائیں اس سے ہیں اپنی جوان
ہے آسان اس سے ہر اک امتحان
خلافت سے زندہ دلوں میں خدا
خلافت غریبوں کا ہے آسرا
نہ کیوں جان و دل ہو اسی پر فدا
اسی کے ہے دم سے ہماری بقا

میر اللہ بخش تسنیم

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 122542 میں Arif Rahmasyah

ولد Ahmad Hidayat قوم.... پیشہ کاروبار عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Kemang Parung/ ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 دسمبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 20 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Arif Rahmasyah گواہ شد نمبر 1۔ M.Yusuf Suhendar S/o M.Adji گواہ شد نمبر 2۔ Ahmad Hidayat S/o Djajad Jamshari

مسل نمبر 122543 میں Rusmiati

زوجہ Dahilan قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت 1984ء ساکن Mansilor ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 دسمبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 10 لاکھ انڈونیشین روپے (2) Land Rice Field 210Sqm انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Rusmiati گواہ شد نمبر 1۔ Sukri Ahmadi S/o Supartat گواہ شد نمبر 2۔ Miska Nur S/o Caswira(Late)

مسل نمبر 122544 میں O.Mustopa

ولد Suhada قوم.... پیشہ کاروبار عمر 71 سال بیعت 1959ء ساکن Cipeuyeum ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 اکتوبر 2013 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان Sqm200 انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 25 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ O.Mustopa گواہ شد نمبر 1۔ Saepul Kamal S/o Manap گواہ شد نمبر 2۔ Sutarwan Hafiz S/o Mami

مسل نمبر 122545 میں Soleman

ولد Sodik قوم.... پیشہ کاروبار عمر 50 سال بیعت 1980ء ساکن Manislor ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 دسمبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زمین 112Sqm انڈونیشین روپے (2) مکان انڈونیشین روپے (3) LandRice Field196Sqm 98 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 25 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Soleman گواہ شد نمبر 1۔ Sukri Ahmadi S/o Suparat گواہ شد نمبر 2۔ Toyib Burhanudin S/o Aslam

مسل نمبر 122546 میں Ibrohim Kholiul Islam

ولد Ahmad Mundir Ah قوم.... پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bandung Tehgah ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 9 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ibrohim Kholiul Islam گواہ شد نمبر 1۔ Rafiqi Fanzah Ahmad S/o Yahya گواہ شد نمبر 2۔ Slamer Hendro Wibowo S/o Samirin

مسل نمبر 122547 میں Mubasyir Ahmad

ولد R.Ahmad Anwar قوم...... پیشہ ملازمت عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bandung Wetan ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 اپریل 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زمین 90Sqm انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 7 کروڑ 20 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mubasyir Ahmad گواہ شد نمبر 1۔ Sunarto S/o Kasnawi گواہ شد نمبر 2۔ Mohammad Basari S/o M.Ganda Late

مسل نمبر 122548 میں Darti

زوجہ Kamilin قوم.... پیشہ کاروبار عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Wolasi/Konda ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 اپریل 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 5 ہزار انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Darti گواہ شد نمبر 1۔ Mohammad Dand Lady S/o Lady گواہ شد نمبر 2۔ Muhammad Gulam Rasul S/o Pabottingi

مسل نمبر 122549 میں Warsiah

زوجہ Wario قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت 1996ء ساکن Warungkiar ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/ اپریل 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 5 ہزار انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 3 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Warsiah گواہ شد نمبر 1۔ Mohammad Daud Lady S/o Lady گواہ شد نمبر 2۔ Muhammad Gulam Rasul S/o Pabotting

مسل نمبر 122550 میں Tega Laksana

زوجہ Edi Putyanto قوم..... پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت 1996ء ساکن Wolasi/Konda ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 اپریل 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذریعہ زیور 7 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 3 لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Tega Laksana گواہ شد نمبر 1۔ Mohammad Daud Lady S/o Lady گواہ شد نمبر 2۔ Muhammad Gulam Rasul S/o Pabottingi

مسل نمبر 122551 میں Siti Muatim

زوجہ Muh.Ghulam Rasul قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت 200ء ساکن Wolasi/Konda ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 اپریل 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زمین 0.50 Hektar انڈونیشین روپے (2) حق مہر بذریعہ زیور 1 گرام 55 ہزار انڈونیشین روپے (3) حق مہر نقدی 25 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 3 لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Siti Murniatim گواہ شد نمبر 1۔ Mohammad Daud Laday S/o گواہ شد نمبر 2۔ Muhammad Ghulam Rasul S/o Pabottingi

مسل نمبر 122552 میں Mu'Minah

زوجہ Sobandi قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت 1980ء ساکن Cipeuyeum ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 5 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Mu'Minah گواہ شد نمبر 1۔ Saepul Kamal S/o Manap گواہ شد نمبر 2۔ Dedi Sunarya S/o Sunarya

مسل نمبر 122553 میں Tati Saadah

زوجہ Iyep Saprudin قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت 1993ء ساکن Cipeuyeum ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 مئی 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذریعہ زیور 10 گرام 2 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 15 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Tati Saadah گواہ شد نمبر 1۔ Manap Sutarwan S/o Enjuh گواہ شد نمبر 2۔ Suhenda S/o Ahmadi

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم قدیر احمد طاہر صاحب معلم وقف جدید نسیم آباد فارم ضلع عمر کوٹ تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نسیم آباد فارم کے ایک طفل سکندر احمد ولد مکرم محمد اکبر صاحب نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 19 فروری 2016ء کو اس کی تقریب آمین منعقد کی گئی۔ محترم وجاہت احمد قمر صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچے سے قرآن کریم کے مختلف حصص سنے اور محترم چوہدری ناصر احمد واہلہ صاحب امیر ضلع عمر کوٹ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچے نے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو علم قرآن سے منور فرمائے، باقاعدگی سے تلاوت کرنے والا بنائے اور قرآنی احکامات کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم طاہر احمد شریف صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پھوپھو محترمہ نسیم اختر چوہدری صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ ضلع گجرات حال مقیم نیویارک امریکہ کچھ عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ولادت

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب صدر محلّہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 14 نومبر 2015ء کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بھتیجے مکرم رانا تنویر السلام صاحب ابن مکرم رانا محمد اعظم صاحب مرحوم سابق کارکن وقف جدید اور مکرمہ آئینہ طارق صاحبہ کو ہیمبرگ جرمنی میں پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک وقف نو میں قبول فرماتے ہوئے عارش نور السلام نام عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی فعال زندگی والا، خلافت کا فرمانبردار، نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم احسان احمد خاں صاحب مربی سلسلہ ریسرچ سیل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے ماموں مکرم چوہدری ظہور الدین احمد صاحب ابن مکرم چوہدری برکت علی صاحب ننگلی مرحوم حال مقیم فرینکفرٹ جرمنی ایک طویل علالت کے بعد مورخہ 28 فروری 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کے دادا حضرت مہر نظام الدین صاحب اور نانا حضرت منشی عبدالحی سنوری صاحب حضرت مسیح موعود کے رفقاء تھے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ان کا جنازہ جرمنی سے ربوہ لایا گیا اور مورخہ 2 مارچ 2016ء کو بعد نماز عصر مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم قریشی محمد انور صاحب نائب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔ مرحوم اللہ کے فضل سے جماعت کے ایک فعال رکن تھے۔ اور عرصہ 9 سال تک فرینکفرٹ کی ایک جماعت کے صدر بھی رہے نیز کافی عرصہ سیکرٹری وقف نو اور نائب زعیم اعلیٰ فرینکفرٹ کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ علاوہ ازیں حضور انور کے جرمنی کے دورہ کے دوران بچوں کی آمین وغیرہ کا بھی انتظام کیا کرتے تھے۔ جماعتی پروگرامز میں بھرپور کوشش کے ساتھ شامل ہوا کرتے تھے۔ آپ خدمت گزار بےلوث، ملنسار اور خلافت سے بے انتہا محبت کرنے والے تھے۔ پسماندگان میں آپ نے بیوہ مکرمہ ملیحہ ظہور صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ جرمنی کے علاوہ 2 بیٹے مکرم یاسر عباسی صاحب اور مکرم عمر احمد صاحب اور ایک بیٹی مکرمہ رمشہ احمد صاحبہ چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور اپنی رحمتوں میں لپیٹ لے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم انوار احمد خان صاحب المعروف خان بابا دارالصدر غربی لطیف ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم غلام سرور خان صاحب شہید آف ٹوپی صوابی مورخہ 2 فروری 2016ء کو بقضائے الٰہی 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بیت المبارک میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ کے خاوند یعنی ہمارے والد محترم کو 1974ء کے فسادات میں ان کے آبائی علاقہ ٹوپی ضلع صوابی میں راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا تھا۔ مرحومہ نے خاوند کی شہادت کے وقت بھی اور بعد میں بھی بڑی بہادری سے حالات کا سامنا کیا اور اپنی ساری جائیداد اور گھر بار چھوڑ کر کم سن بچوں کو لے کر خالی ہاتھ ربوہ آ گئیں اور اس مشکل وقت میں بڑے حوصلے اور صبر کے ساتھ گزارا کیا۔ ہم سب بہن بھائیوں (3 بھائی اور 3 بہنیں) کی بہت اچھی پرورش کی اور والد کی کبھی بھی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔ خلافت کے ساتھ بہت گہرا تعلق تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی بے انتہا شفقت فرماتے تھے۔ آپ کی پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو ہدایت تھی کہ ہم میں سے کوئی جب بھی ملاقات کے لئے آئے تو فوراً ملاقات کروائی جائے۔ والدہ محترمہ بہت ہی خوش اخلاق اور ملنسار تھیں ہر ایک سے بہت اچھا تعلق تھا۔ غیر از جماعت رشتہ داروں سے بھی بہت محبت سے پیش آتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ والدہ محترمہ کی وفات پر ہمارے غیر از جماعت رشتہ دار بھی کثرت سے آئے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سیدنا مسرور کرکٹ لیگ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو 23 جنوری تا 24 فروری 2016ء سیّدنا مسرور ٹیپ بال کرکٹ لیگ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس کا افتتاح مؤرخہ 23 جنوری 2016ء کو محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے افتتاحی کلمات اور دعا کے ساتھ کیا۔ اس میں ربوہ بھر سے 190 خدام کو 12 ٹیموں میں تقسیم کیا گیا۔ جن کو 2 گروپس میں تقسیم کر کے ابتدائی میچز کروائے گے۔ جس کے بعد کوارٹر اور سیمی فائنلز مقابلے ہوئے۔ فائنل سمیت کل 37 میچز کھیلے گئے جو کہ کرکٹ گراؤنڈ دارالیمن وسطی حمد میں کروائے گئے۔ فائنل 24 فروری کو ٹیم محمود اور ٹیم ناصر کے مابین کھیلا گیا جس میں ٹیم ناصر نے کامیابی حاصل کی۔ فائنل میچ کے بعد تقریب تقسیم انعامات ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ناصر محمود طاہر صاحب ناظم صحتِ جسمانی نے رپورٹ پیش کی، مہمان خصوصی محترم حافظ راشد جاوید صاحب ناظم دارالقضاء ربوہ نے انعامات تقسیم کئے اور دعا کے ساتھ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

ڈاکٹروں کیلئے مشعل راہ

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محترم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کی ایک روایت ہے کہ

''میں ڈاکٹری کے امتحان میں کامیاب ہو کر قادیان گیا چنانچہ مجھے ملازمت کا حکم بھی وہیں پہنچا۔ حکم لیتے ہی فوراً حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''تمہارا تعلق لوگوں کے جسموں کے ساتھ ہو گا نہ ان کی روحوں کے ساتھ۔ اس لئے تمہاری نظر میں جو شخص تمام رات خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور جو دن رات خدا کو گالیاں دیتا ہے ایک ہونے چاہئیں''۔ (روزنامہ الفضل 6 مئی 2000ء)

ضرورت انسپکٹر تعلیم

نظارت تعلیم کو اضلاع/جماعتوں کے دورہ جات کیلئے ایک انسپکٹر تعلیم کی ضرورت ہے۔ درج ذیل قابلیت کے حامل مرد احباب درخواست دینے کے اہل ہوں گے۔

1۔ تعلیمی قابلیت: ایف اے (کم از کم 45% نمبرز)
2۔ عمر: 25-30 سال
3۔ کمپیوٹر پر کام جانتے ہوں۔
4۔ ربوہ میں رہائش ہونا ضروری ہے۔

خواہشمند احباب مورخہ 15 مارچ 2016ء سے قبل اپنی درخواست جمع کروا سکتے ہیں۔

درخواست دینے کیلئے اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول اور نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست فارم نظارت تعلیم ربوہ سے یا ویب سائٹس سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ (نظارت تعلیم)

ڈیلیوری کیس کیلئے خواتین اپنے شوہر کا شناختی کارڈ ہمراہ لائیں

وزارت داخلہ نے ہسپتال میں زچہ و بچہ کی حفاظت کے لئے ملک بھر کے سرکاری اور نیم سرکاری اور تمام پرائیویٹ ہسپتالوں میں ڈیلیوری کیس کے لئے شوہر کے شناختی کارڈ کو لازمی قرار دیتے ہوئے ہدایت جاری کی ہے کہ زچہ کے ہسپتال میں داخلہ سے قبل شوہر کا شناختی کارڈ اور غیر ملکی خاتون اپنے پاسپورٹ کی نقل جمع کروائے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ ایسی تمام خواتین جو ڈیلیوری کیس کے سلسلہ میں فضل عمر ہسپتال تشریف لائیں وہ اپنے شوہر کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اٹھارہویں سالانہ سپورٹس ریلی مجلس انصاراللہ پاکستان

محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس انصار اللہ پاکستان کو اپنی اٹھارہویں آل پاکستان سپورٹس ریلی مورخہ 19 تا 21 فروری 2016ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ سپورٹس ریلی کیلئے پاکستان کو کل 8 علاقہ جات میں تقسیم کیا گیا تھا جن کے مابین یہ مقابلہ جات ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 8 علاقہ جات سے 39 اضلاع کے 353 انصار بھائیوں نے اس میں شمولیت کی۔

کھلاڑیوں کی رہائش کا انتظام سرائے ناصر، سرائے مسرور، سرائے خدمت، گیسٹ ہاؤس وقف جدید اور دارالضیافت میں کیا گیا تھا۔ انڈور مقابلہ جات ایوان محمود اور ایوان ناصر میں ہوئے جبکہ آؤٹ ڈور مقابلہ جات کا انعقاد عقب خلافت لائبریری گراؤنڈ اور جلسہ گاہ میں کیا گیا تھا۔ دوسرے روز بارش کے باعث جملہ مقابلہ جات نئے جلسہ گاہ میں ہوئے۔ نمازوں کا انتظام ایوانِ محمود میں جبکہ طعام گاہ دفتر جلسہ سالانہ ربوہ کے لان میں بنائی گئی تھی۔ نماز تہجد باجماعت اور تربیتی دروس بعد فجر کا بھی انتظام تھا۔

افتتاحی تقریب

مورخہ 19 رفروری 2016ء 11 بجے دن ایوان محمود ہال میں محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان کی زیرصدارت شروع ہوئی۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم وسیم احمد امتیاز صاحب منتظم اعلیٰ سپورٹس ریلی نے ابتدائی رپورٹ پیش کی۔ حسب روایت سال گزشتہ کے بہترین کھلاڑی مکرم محمد انور صاحب آف سندھ نے سپورٹس ریلی کے افتتاح کا اعلان کیا جس کے بعد محترم صدر مجلس نے صدارتی خطاب فرمایا۔ دعا کے ساتھ یہ پُروقار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ جس کے بعد طعام گاہ میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ جمعہ ایوان محمود میں ادا کیا گیا۔ جس کے بعد طعام پیش کیا گیا اور 2:15 بجے عقب خلافت لائبریری گراؤنڈ میں کھیلوں کا باقاعدہ آغاز ہوگیا۔

ورزشی مقابلہ جات

امسال سپورٹس ریلی میں 14 کھیلوں کا انعقاد کیا گیا۔ نمائشی میچ باسکٹ بال ربوہ VS ریسٹ آف پاکستان اور نمائشی مقابلہ رسہ کشی مابین عاملہ مرکزی و ناظمین اعلیٰ علاقہ واضلاع جات بھی کروایا گیا۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔ بیڈمنٹن سنگل و ڈبل، ٹیبل ٹینس سنگل و ڈبل، والی بال، رسہ کشی، کلائی پکڑنا، مشاہدہ و معائنہ، منی میراتھن، سیر کے بعد مشاہدات قلمبند کرنا، دوڑ 100 میٹر، سائیکل ریس، گولہ پھینکنا، نیزہ پھینکنا اور تھالی پھینکنا۔ ان مقابلہ جات میں دوڑ 100 میٹر، سائیکل ریس، گولہ پھینکنا، تھالی پھینکنا، نیزہ پھینکنا، ٹیبل ٹینس، بیڈمنٹن اور کلائی پکڑنا کے مقابلہ جات صف اول اور صف دوم کے الگ الگ کروائے گئے جبکہ باقی کھیلوں کا ایک ہی معیار تھا۔ تین دنوں میں 253 میچز کروائے گئے۔ تمام مقابلہ جات میں کھلاڑیوں نے ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ کھیلوں کے حوالہ سے امسال خصوصی فلیکسز تیار کر کے گراؤنڈ کے ماحول کو خوبصورت بنادیا گیا تھا۔ ایک میڈیا وال بھی بنائی گئی جس کے سامنے کھلاڑیوں کے گروپ فوٹوز ہوئے۔

کچھ یادیں کچھ باتیں

امسال 20 فروری ''پیشگوئی مصلح موعودؓ'' کے حوالہ سے ایوان ناصر میں ایک پُرکیف محفل کا انعقاد 20 فروری 2016ء رات 7:30 بجے محترم صدر صاحب مجلس کی صدارت میں کیا گیا۔ اس میں تلاوت، نظم کے بعد پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور اس کے الفاظ مکرم فرید احمد ناصر صاحب نے پڑھے اور پھر مکرم ڈاکٹر سید غلام احمد فرخ صاحب نے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ (چھوٹی آپا) کی حضرت مصلح موعود کے بارہ میں رقم کردہ ایمان افروز یادیں بیان کیں۔ جس کے بعد محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے صدارتی کلمات کہے اور محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے دعا کروائی جس کے ساتھ اس محفل کا اختتام ہوا۔ اس محفل کے لئے محدود تعداد میں خواتین کے لئے بھی انتظام کیا گیا تھا۔ جنہوں نے سرائے ناصر نمبر 1 میں یہ پروگرام سنا۔ بزرگ خواتین کے علاوہ ممبران عاملہ انصاراللہ کی بیگمات بھی مدعو تھیں۔

اختتامی تقریب

اختتامی تقریب مورخہ 21 فروری بوقت 12 بجے ایوان محمود ہال میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی زیرصدارت شروع ہوئی۔ جملہ مہمانوں نے بیڈمنٹن صف دوم ڈبل کا فائنل مقابلہ بھی دیکھا جس کے بعد تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت سے ہوا۔ صدر مجلس نے عہد دہرایا۔ نظم کے بعد منتظم اعلیٰ سپورٹس ریلی نے رپورٹ پیش کی۔ بعدازاں اعزاز پانے والے کھلاڑیوں میں محترم مہمانِ خصوصی نے انعامات تقسیم کئے۔ امسال ریلی کے بہترین کھلاڑی مکرم تحسین احمد صاحب آف علاقہ لاہور قرار پائے جبکہ مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے علاقہ ربوہ اوّل رہا جس کی ٹرافی مکرم نصیر احمد چوہدری (زعیم اعلیٰ ربوہ) نے وصول کی۔ معمر ترین کھلاڑی کا انعام مکرم عبدالمجید خالد صاحب علاقہ گوجرانوالہ نے حاصل کیا۔ تقسیم انعامات کے بعد محترم مہمانِ خصوصی نے مختصر دعائیہ اختتامی کلمات میں مبارکباد پیش کرتے ہوئے اور قیمتی نصائح سے شرکاء ریلی کو نوازا اور پھر اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد ایوانِ محمود کے غربی لان میں نماز ظہر وعصر ادا کی گئی اور دفتر جلسہ سالانہ ربوہ کے لان میں جملہ شرکاء ریلی ومہمانان کے اعزاز میں ظہرانہ دیا گیا۔ ظہرانہ کے بعد انتظامیہ واعزاز پانے والوں کے گروپ فوٹوز ہوئے۔ یوں اٹھارہویں سالانہ سپورٹس ریلی کا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ بخیروخوبی اختتام ہوا۔

گمشدہ بٹوہ

۞ مکرم ملک محمد رمضان صاحب معرفت مکرم ملک ڈاکٹر محمد اعظم صاحب محلّہ نصیرآباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کا مورخہ 27 فروری 2016ء کو نصیرآباد رحمٰن ربوہ سے رحمٰن کالونی رکشہ پر جاتے ہوئے بٹوہ گم ہوگیا ہے۔ جس میں چند ضروری کاغذات تھے۔ جس دوست کو ملے براہ کرم خاکسار تک پہنچا کر ممنون فرماویں۔ شکریہ

درخواست دعا

۞ مکرم عامر شہزاد عادل صاحب معلم سلسلہ گوٹھ غلام رسول ضلع میرپور خاص تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کی والدہ محترمہ رفیقہ بشارت صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب آف نبی سر روڈ ضلع عمرکوٹ حال مقیم گلشن جامی کراچی شوگر اور بلڈ پریشر کی وجہ سے ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب تیسری بار فالج کا حملہ ہونے کے باعث قریباً ایک ماہ حالت قومہ میں رہیں اور سی ایم ایچ ملیر کراچی میں زیرعلاج ہیں۔ چلنے پھرنے سے قاصر ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 9 مارچ

طلوع فجر	5:05
طلوع آفتاب	6:25
زوال آفتاب	12:19
غروب آفتاب	6:14
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	27 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	16 سنٹی گریڈ
موسم خشک رہنے کا امکان ہے	

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

9 مارچ 2016ء

12:25 am	خطبہ جمعہ 4 مارچ 2016ء (عربی ترجمہ)
7:00 am	حضرت مسیح موعود کی حیات مبارکہ
9:00 am	نور مصطفویؐ
12:00 pm	جامعہ احمدیہ جرمنی کا افتتاح 17 دسمبر 2012ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ 4 مارچ 2016ء
11:20 pm	جامعہ احمدیہ جرمنی کا افتتاح

ارشد کمپوزنگ سنٹر
ارشد محمود
کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
0332-7077571,047-6212810
E-mail:arshadrabwah@gmail.com
شادی کارڈز ● وزٹنگ کارڈز ● کیش میمو ● انعامی شیلڈز
نیم پلیٹ ● فلیکس ● سکیننگ کمپوزنگ انگلش، اردو، عربی، پنجابی

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden SM4 5BQ
00442036094712

طاہر آٹو ورکشاپ اینڈ رینٹ اے کار
ورکشاپ ٹیکسی سٹینڈ ربوہ
ہمارے ہاں پٹرول، ڈیزل EFI گاڑیوں کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز تمام گاڑیوں کے جینئین اور کابلی سپئیر پارٹس دستیاب ہیں نیز نیو ماڈل کار اور ہائی ایس مناسب کرایہ پر دستیاب ہے
فون: 0334-6360782,0334-6365114

FR-10

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
کاسمیٹکس، پرفیومز، ہوزری (IFG) لیڈیز بیگز مناسب دام
ڈسکاؤنٹ مارٹ ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
فون نمبر: 0343-9166699, 0333-9853345

کائنات ہومیو کلینک
اٹھرا، اولاد نرینہ، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا، معدے کا السر، بچوں کا سوکھا پن اور خواتین کے پیچیدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے
ہومیو لیڈی ڈاکٹر کشور باجوہ
3-4 ناصر آباد شرقی ربوہ 0342-6703013

گارڈن اسٹیٹ اینڈ موٹرز
پراپرٹی گاڑیوں کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
آصف سہیل بھٹی: 0321-9988883
ساہیوال روڈ نزد فیکٹری علوم (ب)

ایک نام مغل بینکویٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962